

سورۃ الانفال رکوع نمبر 3

(آیت نمبر 20 تا 28)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شَرَّ الدَّوَابِّ	بدترین قسم کے جانور	اسْتَجِيبُوا	حکم مانو، پکار کا جواب دو
يَخُولُ	حائل ہوتا ہے	مُسْتَغْفِرُونَ	مغلوب، بے زور
يَنْخَطِفُ	وہ اُچک لے جائے	لَا تَخُونُوا	تم خیانت نہ کرو

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	اٰمَنُوْا	اَطِيعُوا	اللّٰهُ	وَرَسُوْلَهٗ	وَلَا	تَوَلَّوْا
اور وہ لوگ جو	ایمان لائے ہو	حکم پر چلو	اللہ	اور اس کے رسول کے	اور مت	روگردانی کرو

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو، اور اس کی روگردانی نہ کرو

عَنْهُ	وَأَنْتُمْ	تَسْمَعُونَ (20)	وَلَا	تَكُونُوا	كَالَّذِينَ	قَالُوا
اس سے	اور تم	سننے ہو	اور نہ	ہونا تم	ان جیسے جنہوں نے	کہا

اور تم سننے ہو۔ ((20) اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا)

سَمِعْنَا	وَهُمْ	لَا يَسْمَعُونَ (21)	إِنَّ	شَرَّ	الدَّوَابِّ	عِنْدَ اللَّهِ
سن لیا ہم نے	اور وہ	نہیں سنتے	بے شک	بدتر	چلنے پھرنے والے جانور	اللہ کے نزدیک

سن لیا، مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے، (21) کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانوروں سے بدتر

الضَّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِينَ	لَا	يَعْقِلُونَ (22)	وَلَوْ	عَلِمَ
وہ بہرے	گونگے	جو	نہیں	سمجھتے	اور اگر	جانتا

بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے، (22) اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا

اللَّهُ	فِيهِمْ	خَيْرًا	لَّا نَسْمَعُهُمْ	وَلَوْ	أَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا
اللہ	ان میں	کچھ نیکی	تو ضرور سنا دیتا ان کو	اور اگر	سنا دے ان کو	تو ضرور بھاگیں گے

تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا، اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ

وَهُمْ	مُغْرَضُونَ (23)	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	اٰمَنُوْا	اسْتَجِيبُوا	بِاللّٰهِ	وَاللَّرَسُوْلِ
اور وہ	منہ پھیرنے والے ہیں	اے وہ لوگ جو	ایمان لائے ہو	حکم مانو	اللہ	اور اُس کے رسول کا

منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ ((23) مومنو خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔

إِذَا	دَعَاكُمْ	لَمَّا	يُخَيِّنُكُمْ	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ
جب کہ	وہ بلائے تمہیں	اس کام کے لیے جو	زندگی دے تمہیں	اور جان رکھو	بے شک	اللہ

جبکہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا

يَخُولُ	بَيْنَ	الْمَرْيِ	وَقَلْبِهِ	وَأَنَّهُ	إِلَيْهِ	تُحْشَرُونَ (24)
حائل ہو جاتا ہے	درمیان	آدمی	اور اس کے دل	اور یہ کہ	اسی کی طرف	تم جمع کیے جاؤ گے

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے رو برو جمع کیے جاؤ گے، (24)

وَاتَّقُوا	فِتْنَةً	لَّا	تُصِيبَنَّ	الَّذِينَ	ظَلَمُوا	مِنْكُمْ
اور ڈرو اس	فتنہ سے	جو نہ	پہنچے گا	صرف انہیں لوگوں کو	ظلم کرتے ہیں	تم میں سے
				جو		

اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گناہ گار ہیں،

خَاصَّةً	وَاعْلَمُوا	أَنَّ	اللَّهُ	شَدِيدُ	الْعِقَابِ (25)	وَإِذْ كُنَّا
خاص طور پر	اور جان رکھو	یہ کہ	اللہ	سخت	عذاب دینے والا ہے	اور یاد کرو

اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (25 اور اس وقت کو) یاد کرو کہ

إِذْ	أَنْتُمْ	قَلِيلٌ	مُسْتَضْعَفُونَ	فِي الْأَرْضِ	تَخَافُونَ	أَنْ
جب	تم	تھوڑی تعداد	ضعیف	زمین میں (مکہ)	تم ڈرتے رہتے تھے	کہ

جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں

يَتَخَفَتُكُمْ	النَّاسُ	فَأَوَّكُمْ	وَأَيْدِيَكُمْ	بِنَصْرِهِ	وَزَزَقَكُمْ	مِنَ الطَّيِّبَاتِ
اُچک لے جائیں تم کو	لوگ	پھر اس نے جگہ دی تم کو	اور قوت دی تمہیں	ساتھ اپنی	اور کھانے کو یا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے
				مدد کے		

اڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان و ماں نہ کر دیں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں

لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ (26)	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	آمَنُوا	لَا تُخُونُوا	اللَّهُ	وَالرَّسُولَ
تا کہ تم	شکر کرو	اے لوگو جو ہو	ایمان لائے	نہ خیانت کرو	اللہ سے	اور اس کے رسول کے ساتھ

تا کہ (اس کا) شکر ادا کرو، (26) اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرو

وَتُخُونُوا	أَمْنِيَكُمْ	وَأَنْتُمْ	تَعْلَمُونَ (27)	وَاعْلَمُوا	أَنَّمَا	أَمْوَالُكُمْ
اور نہ خیانت کرو	تم اپنی امانتوں میں	اور تم	جانتے ہو	اور جان رکھو	کہ بے شک	مال تمہارے

اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔ (27 اور جان رکھو کہ تمہارا مال

وَأُولَٰئِكَ	فِتْنَةٌ	وَأَنَّ	اللَّهُ	عِنْدَهُ	أَجْرٌ	عَظِيمٌ (28)
--------------	----------	---------	---------	----------	--------	--------------

اور اولاد تمھاری	(بڑی) آزمائش ہے	اور یہ کہ	اللہ	پاس اس کے	ثواب	بڑا ہے
------------------	-----------------	-----------	------	-----------	------	--------

اور اولاد بڑی آزمائش ہے، اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکوں کا) بڑا ثواب ہے۔ (28)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 20

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ وَتَلْمِزُوا عَنَّهُ وَتَلْمِزُوا عَنَّهُ

ترجمہ: اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اطاعت الہی اور اطاعت رسول ﷺ اسلامی شریعت کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے اور مخالفت سے اور کافروں جیسا ہونے سے منع فرماتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اطاعت کو نہ چھوڑو، تابع داری سے منہ نہ موڑو۔ جن کاموں سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ روک دیں تو رک جائیا کرو، سن کر ان سنی نہ کر دیا کرو، مشرکوں کی طرح نہ بن جاؤ کہ سنا ہی نہیں اور کر دیا کہ سن لیا، نہ منافقوں کی طرح بنو کہ بظاہر ماننے والے دکھائی دو۔

آیت نمبر 21

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم خدا) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو کافروں کے انداز کو اپنانے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے تو کہتے تھے کہ ہم نے اللہ کے پیغام کو سن لیا ہے لیکن جب عمل کی باری آتی تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ وہ سنی ان سنی کر دیتے ہیں یعنی جو انہوں نے سنا ہے اگر وہ اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ یہاں سننے سے مراد وہ سننا ہے جو ماننے اور قبول کرنے کے معنی میں ہوتا ہے اشارہ ان کفار و منافقین کی طرف ہے جو ایمان کا اقرار تو کرتے تھے مگر احکام کی اطاعت سے منہ موڑ جاتے تھے۔ یعنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سننا ہی کیا جو آدمی سیدھی سی بات کو سن کر سمجھ نہ سکے یا سمجھ کر قبول نہ کرے۔

آیت نمبر 22

إِنْ شَرَّ الدَّوَا ۖ بَعْدَ ذَلِكَ أَلَمَ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اُن لوگوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے جو سننے اور بولنے کی قوتوں سے صحیح کام نہیں لیتے، حق بات کو یا تو سنتے ہی نہیں یا سن کر قبول

نہیں کرتے اور گونگے بنے رہتے ہیں۔ ان کا شمار انسانوں میں نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شکلیں اور صورتیں گوانسانوں جیسی ہی ہوں لیکن درحقیقت وہ بہرے گونگے جانور ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں۔ یہ لوگ بہرے گونگے ہونے کے ساتھ بے عقل بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے جو بہرا گونگا عقل سے بھی خالی ہواس کے سمجھنے سمجھانے کا کوئی راستہ نہیں۔ یہاں بدترین جانور سے مراد کفار (مشرکین اور منافقین بھی) ہیں۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھا کر ہی ہم انسانی عظمت کی بلندیوں پر فائز ہو سکتے ہیں ورنہ ہماری حالت جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

آیت نمبر 23

وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ط وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝

ترجمہ: اور اگر خدا ان میں نیکی (کامادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں کفار کی فطرت کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ اگر ان میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں کلام الہی کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق ضرور دیتا، کیونکہ وہ کھلے عام اور دانستہ نافرمانی اور کفر کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس عمل نے ان کی اس صلاحیت کو تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے اب کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی صورت میں اگر وہ قرآن کی آیات سن بھی لیں اور سمجھ بھی لیں تب بھی وہ ان کو قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ دشمنی باعث حق بات کو جانتے اور پہچانتے ہوئے بھی انکار کر دیں گے۔

آیت نمبر 24

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ

ترجمہ: مومنو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کا حکم قبول کرو۔ جبکہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لئے بلا تے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب اللہ اور اس کی طرف سے دین کی پر عمل کی دعوت دی جائے تو اسے فوراً قبول کر لینا چاہئے کیونکہ وہ جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ مردہ دلوں کو زندگی عطا کرتی ہے۔ جو سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں ان کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ سنت نبوی ﷺ کی اطاعت میں دل زندہ ہوتا ہے اور اس کی نافرمانی سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ پس مومنین کی شان یہ ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کی پکار پر فوراً البیک کہیں اور جس وقت اور جہاں اور جس کام کے لئے وہ بلائیں تو اپنے سب کاموں کو چھوڑ کر اُسی کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْضُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ

ترجمہ: اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اُسکے روبرو جمع کئے جاؤ گے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی کہ حکم بجالانے میں دیر نہ کرو، شاید تھوڑی دیر بعد دل کی کیفیت ایسی نہ رہے کیونکہ اپنے دل پر آدمی کا قبضہ نہیں بلکہ دل خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جدھر چاہے پھیر دے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی رحمت سے کسی کو نہ ہی محروم کرتا ہے اور نہ اُس پر مہر لگا دیتا ہے۔ ہاں جب بندہ احکام میں سستی اور کابلی کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات اور جزاء کا سلسلہ روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر بندہ حق پرستی چھوڑ کر ضد و عناد کو شیوہ بنا لے تو اللہ اُس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ آخر کار سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، وہاں اُن سب اعمال کا حساب دینا

ہے جو بندے نے دنیا میں کئے تھے۔ اور ان اعمال کا پھل حاصل کرنا ہے۔ پس اپنے انسان کو اپنی آخرت کے بارے میں سوچ لینا چاہئے، اور اپنا نفع و نقصان بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

آیت نمبر 25

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَافًا ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گناہ گار ہیں۔ اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اور نافرمانی کو ترک نہ کیا تو ایسا عذاب نازل ہوگا جس کا شکار ہر خاص و عام ہوگا۔ جو ظالم ہے وہ بھی اللہ کے عتاب کا نشانہ بنے گا اور وہ نیک شخص جس نے ظالم کے ظلم پر خاموشی اختیار کی یا اُس کے ظلم میں ساتھ دیا وہ بھی اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگا۔ ظالم کو عذاب اس کی بد اعمالیوں کی وجہ سے دیا جائے گا اور غیر ظالم کو عذاب دینے کی وجہ ظالم کے ظلم میں ساتھ دینا یا ظلم پر خاموش رہ کر اس کے ظلم کی حمایت کرنا ہے۔ اہل ایمان کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ برائی کی نہ حمایت کریں نہ ہی اس پر خاموش رہیں۔ ہاتھ سے اُسے روکیں یا زبان سے بُرا کہیں اگر یہ دونوں صلاحیتیں ان میں نہیں تو برائی کو دل میں برا جائیں اور اُس کا ساتھ نہ دیں۔ اگر اہل ایمان یہ انداز اپنائیں تو معاشرے سے ظلم اور ظالم آسانی سے ختم ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یہ ذہن نشین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب سے دو چار کر دے گا۔

آیت نمبر 26

وَإِذْ تَنْكَرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

ترجمہ: اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خان و ماں نہ کریں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

مفہوم:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مکہ میں مسلمانوں کی ابتدائی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جب انہیں ہر وقت خطرہ لاحق رہتا تھا کہ کفار کہیں مٹا نہ دیں۔ گویا اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ مومنوں کو پروردگار عالم اپنے احسانات یاد دلارہا ہے کہ اس نے مدینہ میں جگہ دی، ان کی گنتی اس نے بڑھادی، ان کی کمزوری کو طاقت میں بدل دیا، ان کے خوف کو امن سے بدل دیا، انہیں حلال روزی یعنی مال غنیمت عطا فرمایا جو پہلی امتوں پر حلال نہیں تھا۔ انہوں نے جیسے جیسے اللہ کے فرمان کی بجا آواری کی ویسے ویسے یہ ترقی پا گئے۔ اب وہ اپنے پروردگار کے شکر میں لگے رہیں اور اس کے بڑے احسانات ہیں وہ شکر کو اور شکر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

آیت نمبر 27

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنَتَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ تو خدا اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل اسلام کو دو خیانتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے ایک خدا اور رسول ﷺ کی خیانت کی ممانعت ہے یعنی ان کے احکام کی

خلاف ورزی نہ کی جائے۔ زبان سے اپنے کو مسلمان کہیں اور کام کفار کے کریں یا جس کام پر خدا اور رسول نے مامور کیا ہو اس میں پس و پیش کیا جائے۔ یا مال غنیمت میں چوری کی جائے۔ حکمرانوں، اعلیٰ افسروں اور ملازموں کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا وغیرہ حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ خیانت کرنا ہی ہے۔ دوسری خیانت آپس کی امانتوں میں رد و بدل، ایک دوسرے کے راز افشاء کرنا دھوکہ دہی، فریب وغیرہ سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی فرما دیا گیا کہ اگر تم ایسے اعمال جاری رکھو گے تو اللہ کے عذاب کو جانتے ہو۔

آیت نمبر 28

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا آمَاكُمُ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔ اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ یعنی امتحان اور آزمائش قرار دیا ہے۔ مال و دولت کی قلت بُرائی کی طرف راغب کر سکتی ہے اور مال و دولت کی فراوانی فضول خرچی کا باعث بن سکتی ہے۔ بعض اوقات انسان مال کی کمی کے باعث بے صبری کرتا ہے اور مال کی کثرت کے باعث اللہ کی ناشکری کرتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں آزمائش ہے۔ اسی طرح اولاد کا نہ ہونا بے صبری اور گلے شکوے کی وجہ بنتا ہے اور اولاد کی موجودگی اللہ کی تعلیمات سے غفلت کا باعث بن سکتی ہے۔ دونوں صورتوں اللہ نے اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالا ہے۔ اس لئے اس آیت میں مال کی قلت میں صبر اور کثرت میں شکرو اتفاق اور اولاد کی کمی میں صبر اور موجودگی میں اللہ کا شکر و اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بہت بڑے اجر کی خوشخبری سنادی گئی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- شَرَّ الدَّوَابِّ کا معنی ہے۔
(الف) بدترین قوم (ب) نافرمان لوگ (ج) بدترین جانور (د) ہندو
- 2- اسْتَجِيبُوا کا معنی ہے: ☐
(الف) تم فریاد کرتے ہو (ب) وہ فریاد کریں گے (ج) ہم نے مدد مانگی (د) پکار کا جواب دو
- 3- يَخْوُلُ کا معنی ہے:
(الف) حائل ہوتا ہے (ب) ظلم کرنے والا (ج) غمگسار (د) غنودگی
- 4- مُسْتَضْعَفُونَ کا معنی ہے:
(الف) غیر اہم (ب) بے زور (ج) تم خیانت نہ کرو (د) ضرورت مند
- 5- مُسْتَضْعَفُونَ کا معنی ہے:
(الف) مغلوب (ب) فتنہ (ج) محتاج (د) ضرورت مند
- 6- يَتَخَطَّفُ کا معنی ہے:
(الف) وہ اچک لیا جائے (ب) بہرے (ج) بے زور (د) گونگے
- 7- يَتَخَطَّفُ کا معنی ہے:

- 8۔ (الف) وہ اُڑانہ لے جائیں (ب) بہرے (ج) بے زور (د) گونگے
(لاہور بورڈ 2015)
- (الف) روزہ رکھو (ب) خیانت نہ کرو (ج) پکار کا جواب دو (د) ہمت سے کام لو
- 9۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور:
(الف) نماز پڑھو (ب) روزہ رکھو (ج) زکوٰۃ دو (د) روگردانی نہ کرو
- 10۔ اے ایمان والو! حکم مانو:
(الف) اللہ کا (ب) رسول کا (ج) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا (د) والدین کا
- 11۔ جان لو کہ اللہ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے۔۔۔۔۔ درمیان:
(الف) دولت (ب) خواہشات (ج) شیطان (د) دل
- 12۔ انسان کے لیے مال اولاد ہیں:
(الف) دولت (ب) متاع (ج) فتنہ (د) محبت
- 13۔ اللہ کے نزدیک بدترین جانور کون ہیں؟
(لاہور بورڈ 2015)
(الف) گونگے (ب) بہرے (ج) گونگے اور بہرے (د) اندھے
- 14۔ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایسے کام کے لیے بلا تے ہیں جو تم کو بخشتا ہے:
(الف) دلی سکون (ب) حیات جاوداں (ج) روحانی سکون (د) دولت
- 15۔ (اے مومنو!) ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر نہیں (حقیقت میں):
(الف) دیکھتے (ب) سنتے (ج) سمجھتے (د) بولتے
- 16۔ اگر اللہ ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو توفیق بخشتا:
(الف) دیکھنے کی (ب) سمجھنے کی (ج) ہدایت کی (د) سننے کی
- 17۔ اور ڈرو اس فتنے سے جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ہیں:
(الف) بدکار (ب) گناہ گار (ج) ذمہ دار (د) بد اخلاق
- 18۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب تم قلیل و ضعیف سمجھے جاتے تھے:

(الف) مدینہ میں (ب) جدہ میں (ج) طائف میں (د) مکہ میں

19۔ جان رکھو کہ تمہارے لئے مال اور اولاد بڑی ہے:

(الف) دولت (ب) متاع (ج) آزمائش (د) محبت

اضافی سوالات

20۔ کس سورہ میں مال اور اولاد کو آزمائش قرار دیا گیا ہے:

(الف) احزاب (ب) ممتحنہ (ج) انفال (د) توبہ

21۔ خدا کا حکم قبول کرنے والے کو ملتی ہے:

(الف) نجات (ب) حیات جاوداں (ج) رہنمائی (د) مدد

22۔ خدا تعالیٰ کے روبرو کون جمع کئے جائیں گے؟

(الف) ہم سب (ب) فرشتے (ج) ظالم (د) نافرمان

23۔ کیا اللہ کا عذاب صرف ظلم کرنے والوں پر نازل ہوگا؟

(الف) جی ہاں (ب) ممکن ہے (ج) ان کا ساتھ دینے والوں پر بھی (د) شاید

24۔ مکہ میں قلیل اور ضعیف سمجھے جانے والوں کو ڈرتھا کہ وہ:

(الف) انہیں لوگ اڑانے لے جائیں (ب) مار نہ ڈالیں (ج) قید نہ کر دیں (د) جلا وطن نہ کر دیں

25۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت نہ کرنے سے مراد ہے:

(الف) اُنکی نافرمانی سے گریز (ب) اُن کا مال نہ کھانا

(ج) اُن سے جنگ نہ کرنا (د) کفار سے دوستی نہ کرنا

26۔ سورة الانفال میں کن دو چیزوں کو فتنہ قرار دیا گیا؟

(الف) کفر اور شرک (ب) نافرمانی (ج) مال (د) مال اور اولاد

27۔ الطبیعت کا معنی ہے؟

(الف) پاکیزہ چیزیں (ب) ضروری چیزیں (ج) حلال چیزیں (د) ناجائز

28۔ الصم کا معنی ہے۔

(الف) بہرے (ب) گونگے (ج) نابینا (د) معذور

29۔ البکم کا معنی ہے۔

(الف) بہرے (ب) گونگے (ج) نابینا (د) معذور

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

ج	20	ج	19	د	18	ب	17	د	16	ب	15	ب	14	ج	13	ج	12	د	11
		ب	29	الف	28	ج	27	د	26	الف	25	الف	24	ب	23	الف	22	ب	21

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

س 1- شَرَّ الدَّوَابِّ سے کیا مراد ہے؟ لاہور 2007ء، 2008ء، 2009ء، 2010ء، 2011ء، 2015ء، 2016ء

ج- شَرَّ الدَّوَابِّ سے مراد

شَرَّ الدَّوَابِّ سے مراد ہے ”بدترین جانور“

جانوروں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی اور عقل و شعور سے نوازا ہے مگر ایسے انسان جو حق کو نہ پہچانیں تو انہیں بدترین جانور کہا گیا ہے۔ سورة الانفال میں کفار (یعنی یہود، نصاریٰ، مشرکین اور منافقین) کو بدترین جانور کہا گیا ہے کیونکہ یہ لوگ عقل رکھتے ہوئے بھی ایمان نہیں لاتے اس لیے انہیں بدترین جانور کہا گیا۔

س 2- سورة الانفال کی آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟ لاہور 2008ء، 2014ء، 2015ء، گوجرانوالہ 2015ء

ج- خیانت سے مراد

خیانت کے معنی ہیں ”دغا، دھوکہ، بے ایمانی اور عہد شکنی“ خیانت امانت کی ضد ہے اور منافق کی نشانی ہے۔

سورة الانفال میں ارشاد پاک ہے: ”اے اہل ایمان! اللہ اور رسول ﷺ کی امانت میں خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔“ اس آیت کے دو حصے ہیں۔

۱- پہلے حصے میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے انحراف اور ان میں تبدیلی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۲- دوسرے حصے میں آپس کے دنیاوی معاملات، لین دین میں دھوکہ دہی سے منع کیا گیا ہے۔

س 3- وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج- ترجمہ: ”اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (خدا کا حکم) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو کافروں کے انداز کو اپنانے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے تو کہتے تھے کہ ہم نے اللہ کے پیغام کو سن لیا ہے لیکن جب عمل کی باری آتی تو وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔ وہ سنی ان سنی کر دیتے ہیں یعنی جو انہوں نے سنا ہے اگر وہ اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ یہاں سننے سے مراد وہ سننا ہے جو ماننے اور قبول کرنے کے معنی میں ہوتا ہے اشارہ ان کفار و منافقین کی طرف ہے جو ایمان کا اقرار تو کرتے تھے مگر احکام کی اطاعت سے منہ موڑ جاتے تھے۔ یعنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ سننا ہی کیا جو آدمی سیدھی سی بات کو سن کر سمجھ نہ سکے یا سمجھ کر قبول نہ کرے۔

س 4- اِنْ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَفْقَلُونَ کا مفہوم تحریر کریں۔

ج- ترجمہ: ”بے شک خدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اُن لوگوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے جو سننے اور بولنے کی قوتوں سے صحیح کام نہیں لیتے، حق بات کو یا تو سنتے ہی نہیں یا سن کر قبول

نہیں کرتے اور گونگے بنے رہتے ہیں۔ ان کا شمار انسانوں میں نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شکلیں اور صورتیں گوانسانوں جیسی ہی ہوں لیکن درحقیقت وہ بہرے گونگے جانور ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں۔ یہ لوگ بہرے گونگے ہونے کے ساتھ بے عقل بھی ہیں اور یہ ظاہر ہے جو بہرہ گونگا عقل سے بھی خالی ہو اس کے سمجھنے سمجھانے کا کوئی راستہ نہیں۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے پوری طرح فائدہ اٹھا کر ہی ہم انسانی عظمت کی بلندیوں پر فائز ہو سکتے ہیں ورنہ ہماری حالت جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

س5- وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ۚ أَلَمْ يَهْمُكُمْ تَحْرِيرُكُمْ-

ج- ترجمہ: ”اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔“
مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی کہ حکم بجالانے میں دیر نہ کرو، شاید تھوڑی دیر بعد دل کی کیفیت ایسی نہ رہے کیونکہ اپنے دل پر آدمی کا قبضہ نہیں بلکہ دل خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جدھر چاہے پھیر دے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی رحمت سے کسی کو نہ ہی محروم کرتا ہے اور نہ اُس پر مہر لگا دیتا ہے۔ ہاں جب بندہ احکام میں سستی اور کاہلی کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات اور جزاء کا سلسلہ روک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر بندہ حق پرستی چھوڑ کر ضد و عناد کو شیوہ بنالے تو اللہ اُس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ آخر کار سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، وہاں اُن سب اعمال کا حساب دینا ہے جو بندے نے دنیا میں کئے تھے۔ اور اُن اعمال کا پھل حاصل کرنا ہے۔ پس اپنے انسان کو اپنی آخرت کے بارے میں سوچ لینا چاہئے، اور اپنا نفع و نقصان بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے۔

س6- وَاتَّقُوا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ لَاقِيْتُمْ فَمِنْكُمْ خَاصَّةٌ ۚ أَلَمْ يَهْمُكُمْ تَحْرِيرُكُمْ-

ج- ترجمہ: ”اور اس فتنے سے ڈرو خصوصیت کے ساتھ انہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں۔“
مفہوم:

اس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اور نافرمانی کو ترک نہ کیا تو ایسا عذاب نازل ہوگا جس کا شکار ہر خاص و عام ہوگا۔ جو ظالم ہے وہ بھی اللہ کے عتاب کا نشانہ بنے گا اور وہ نیک شخص جس نے ظالم کے ظلم پر خاموشی اختیار کی یا اُس کے ظلم میں ساتھ دیا وہ بھی اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگا۔ ظالم کو عذاب اس کی بد اعمالیوں کی وجہ سے دیا جائے گا اور غیر ظالم کو عذاب دینے کی وجہ ظالم کے ظلم میں ساتھ دینا یا ظلم پر خاموش رہ کر اس کے ظلم کی حمایت کرنا ہے۔ اہل ایمان کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ برائی کی نہ حمایت کریں نہ ہی اس پر خاموش رہیں۔ ہاتھ سے اُسے روکیں یا زبان سے بُرا کہیں اگر یہ دونوں صلاحیتیں ان میں نہیں تو برائی کو دل میں برا جانیں اور اُس کا ساتھ نہ دیں۔ اگر اہل ایمان یہ انداز اپنائیں تو معاشرے سے ظلم اور ظالم آسانی سے ختم ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یہ ذہن نشین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب سے دو چار کر دے گا۔

س7- ”وَاعْلَمُوا أَنَّمَا آمَاكُمُ الْمَالَ وَلَا ذِكْمُ فِتْنَةٍ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ“

ج- ترجمہ: ”اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (سب) آزمائش ہے اور بے شک اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔“
مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ یعنی امتحان اور آزمائش قرار دیا ہے۔ مال و دولت کی قلت بُرائی کی طرف راغب کر سکتی ہے اور مال و دولت کی فراوانی فضول خرچی کا باعث بن سکتی ہے۔ بعض اوقات انسان مال کی کمی کے باعث بے صبری کرتا ہے اور مال کی کثرت کے باعث اللہ کی

ناشکری کرتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں آزمائش ہے۔ اسی طرح اولاد کا نہ ہونا بے صبری اور گلے شکوے کی وجہ بنتا ہے اور اولاد کی موجودگی اللہ کی تعلیمات سے غفلت کا باعث بن سکتی ہے۔ دونوں صورتوں اللہ نے اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالا ہے۔ اس لئے اس آیت میں مال کی قلت میں صبر اور کثرت میں شکرو اتفاق اور اولاد کی کمی میں صبر اور موجودگی میں اللہ کا شکرو اطاعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بہت بڑے اجر کی خوشخبری سنادی گئی ہے۔

اضافی سوالات

س 8۔ سورۃ الانفال میں کن لوگوں کو بدترین جانور کہا گیا ہے؟ لاہور 2015ء

ج۔ بدترین لوگ

سورۃ الانفال میں کفار (میبود، نصاریٰ، مشرکین اور منافقین کو) بدترین لوگ کہا گیا ہے۔ جانوروں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی اور عقل و شعور سے نوازا ہے مگر ایسے انسان جو حق کو نہ پہچانیں تو انھیں بدترین جانور کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ عقل رکھتے ہوئے بھی ایمان نہیں لاتے اس لیے انہیں بدترین جانور کہا گیا ہے۔

س 9۔ سورۃ الانفال میں اللہ نے ایمان والوں کو کیا حکم دیا؟

ج۔ ایمان والوں کے لیے حکم

”اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا کہ:

”اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو“

س 10۔ لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ خیانت نہ کرنے سے مراد

ترجمہ: ”اللہ اور اس کے رسول کی امانت میں خیانت نہ کرو“

اس آیت میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو صدق دل سے بجالاؤ اور کبھی بھی کسی کام میں ان کی نافرمانی نہ کرو۔

س 11۔ مال و اولاد کے فتنے سے کیا مراد ہے؟

ج۔ مال و اولاد کے فتنے سے مراد

مال و اولاد کے فتنے سے مراد یہ کہ ان دونوں کی محبت میں ڈوب کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھولنا ہے۔ مال و دولت سے محبت ایک فطری عمل ہے۔ مال سے انسان زندگی کی سہولتیں حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح والدین اولاد کی محبت میں بڑی سے بڑی قربانی دے دیتے ہیں۔ لہذا کیا وہ انھی میں کھو کر رہ جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو انھیں دونوں سے آزماتا ہے۔

س 12۔ ترجمہ کیجیے: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا آمَنَ الْكُفَرُؤُا لَدُكُمْ فِتْنَةٌ

ج۔ ترجمہ: ”اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔“

س 13۔ سورۃ الانفال میں سماعت سے محروم لوگوں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

ج۔ سماعت سے محروم لوگ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔“

(گو جزائوالہ پورڈ 2015)

س 14: اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ہدایت کیوں نہ دی؟

ج: ہدایت نہ دینے کی وجہ

سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہدایت نہ دینے کی یہ وجہ بیان کی ہے:

”اور اگر خدا ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔“

س 15۔ خدا کا حکم قبول کرنے سے کس طرح کی زندگی ملتی ہے؟

ج۔ خدا کا حکم

سورۃ الانفال کے مطابق خدا کا حکم قبول کرنے والوں کو ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی عطا ہوتی ہے۔ اللہ نے فرمایا:

”مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔ جبکہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشا ہے۔“

س 16۔ سورۃ الانفال کے مطابق مسلمان مکہ میں کس طرح کے حالات سے گزرے؟

ج۔ مکہ میں مسلمانوں کے حالات

مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے مسلمانوں کو کفار کی طرف سے شدید پریشانیوں کا سامنا رہا۔ اُن کی تعداد بہت کم تھی جس کی وجہ سے کفار کے

ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فرمایا:

”اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں

(یعنی بے خانماں نہ کریں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔“

س 17۔ کیا اللہ کا عذاب صرف ظالموں پر نازل ہوگا؟

ج۔ اللہ کا عذاب

اللہ تعالیٰ کا عذاب صرف ظالموں پر نازل نہیں ہوگا، بلکہ اُن لوگوں پر بھی نازل ہوگا جو ظلم کا ساتھ دیتے ہیں یا ظالم کے ظلم پر خاموشی اختیار

کرتے ہیں۔

س 18۔ وَلَا تَوَلَّوْا اور تَسْمَعُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَلَا تَوَلَّوْا: اور روگردانی نہ کرو تَسْمَعُونَ: تم سنتے ہو

س 19۔ لَا يَسْمَعُونَ اور لَا يَفْقَهُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

لَا يَسْمَعُونَ: وہ نہیں سنتے لَا يَعْقِلُونَ: وہ نہیں سمجھتے

س 20۔ مَغْرَضُونَ اور وَاعْلَمُوا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

مَغْرَضُونَ: وہ منہ پھیرتے ہیں وَاعْلَمُوا: اور جان رکھو

س 21۔ تَخْشَظُونَ اور خَا □ صَّة کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

تَخْشَظُونَ: تم جمع کئے جاؤ گے خَا □ صَّة: خصوصیت کے ساتھ

س 22۔ لَا تُصِيبَنَّ اور شَدِيدَ الْعِقَابِ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

لَا تُصِيبَنَّ: واقع نہ ہوگا شَدِيدَ الْعِقَابِ: سخت عذاب دینے والا

س 23۔ تَخَافُونَ اور فَأَوْ نَكُمْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

تَخَافُونَ: تم ڈرتے رہتے تھے فَأَوْ نَكُمْ: تو اس نے تم کو جگہ دی

(لاہور پورٹ: 2015)

س 24۔ وَآيَدُكُمْ اور لَا تَخُونُوا کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

وَآيَدُكُمْ: تم کو تقویت بخشی لَا تَخُونُوا: تو خیانت کرو

س 25۔ فِتْنَةً اور آخِرَ عَظِيمٍ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

فِتْنَةً: آزمائش آخِرَ عَظِيمٍ: بڑا ثواب